JQSS: (Journal Of Quranic and Social Studies)
ISSN: (e): 2790-5640 ISSN (p): 2790-5632
Volume: 5, Issue: 1, Jan-April 2025. P: 01-18
Open Access: https://jqss.org/index.php/JQSS/article/view/184
DOI: https://doi.org/10.5281/zenodo.15823919

Copyright: © The Aothors Licensing: this work is licensed under a creative commons attribution 4.0 international license

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کا تعارف: فقہ و تفسیر میں خدمات، تدریسی و تصنیفی کارناموں کا جائزہ

Introduction to Dr.Wahbah al-Zuhayli:A Review of His Contributions in Fiqh and Tafsir, and His Academic and Literary Achievements

1. **Latif ur Rehman** abuanas502@gmail.com	Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, Metropolitan University, Karachi
2. **Dr.Abdul Ghani** aghani088@gmail.com	Lecturer, Department of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts Science and Technology, Islamabad
3. **Dr. Niamat Ullah** niamatkhankaka@gmail.com	Assistant Professor, Federal Govt College Quetta, Cantt

How to Cite: Latif ur Rehman and Dr. Abdul Ghani and Dr. Niamat Ullah (2025). Introduction to Dr. Wahbah al-Zuhayli: A Review of His Contributions in Fiqh and Tafsir, and His Academic and Literary Achievements, *(JQSS) Journal of Quranic and Social Studies*,5(1), 01-18.

Abstract and Indexing

Publisher

HRA (AL-HIDAYA RESEARCH ACADEMY) (Rg)

Balochistan Quetta

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کا تعارف: فقہ و تفسیر میں خدمات، تدریسی و تصنیفی کارناموں کا جائزہ

Introduction to Dr. Wahbah al-Zuhayli: A Review of His Contributions in Fiqh and Tafsir, and His Academic and Literary Achievements

Journal of Quranic and Social Studies
01-18
© The Author (s) 2025
Volume:5, Issue:1, 2025
DOI:10.5281/zenodo.15823919
www.jqss.org
ISSN: E/ 2790-5640
ISSN: P/ 2790-5632

Latif ur Rehman
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies, Metropolitan University, Karachi

Dr. Abdul Ghani
Lecturer, Department of Islamic Studies, Federal Urdu University of Arts Science and Technology, Islamabad

Dr. Niamat Ullah
Assistant Professor, Federal Govt College Quetta, Cantt

Abstract

Dr. Wahbah al-Zuhayli (1932–2015) was one of the most influential Islamic scholars of the modern era, renowned for his profound scholarship, balanced approach, and extensive contributions to Islamic sciences. His personality combined deep knowledge with humility, strong ethics, and a sincere commitment to serving the Muslim Ummah. As a professor of Islamic law and legal theory, he served for decades at the University of Damascus, mentoring thousands of students across the Muslim world. His efforts in curriculum development also shaped Islamic education in numerous academic institutions. Al-Zuhayli authored over 50 works, covering fields such as Islamic jurisprudence (fiqh), legal theory (usul al-fiqh), Quranic exegesis (tafsir), and contemporary Islamic thought. His magnum opus, Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu, stands as a comprehensive and comparative encyclopedia of Islamic law, bridging classical jurisprudence with contemporary legal needs. In the field of tafsir, his work Al-Tafsir al-Munir is widely appreciated for its clarity, relevance, and integration of modern issues with traditional interpretations. His academic work is marked by methodological rigor, intellectual balance, and a dedication to inter-madhhab harmony. Through his research, teaching, and writing, Dr. al-Zuhayli made enduring contributions that continue to guide scholars, students, and researchers worldwide. This paper highlights his character, scholarly legacy, and lasting impact on Islamic thought, with a special focus on his writings in fiqh, usul al-fiqh, and tafsir.

Keywords: Dr. Wahbah al-Zuhayli, Islamic Jurisprudence, Usul al-Fiqh, Tafsir al-Munir, Contemporary Islamic Scholarship

Corresponding Author Email: abuanas502@gmail.com
aghani088@gmail.com
niamatkhankaka@gmail.com

تعارف:

ڈاکٹر وھبہ الزحیلی جن کی سیرت و سوانح کا تذکرہ یہاں مطلوب ہے، ایسی شخصیت ہیں جن کی شہرت بطور فقیہ، مفسر اور محقق چہار دانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔

نام ونسب

آپ کا نام وھبہ الزحیلی، کنیت ابو عبادہ ہے۔ آپ کے والد کا نام مصطفیٰ الزحیلی اور والدہ کا نام فاطمہ بنت مصطفیٰ ہے۔(1)

خاندانی پس منظر

آپ کے والد الحاج مصطفی الزحیلی کتاب و سنت سے گہر الگاؤ رکھتے تھے۔ صوم و صلوۃ کے پابند اور اعلیٰ ہمت شخصیت کے حامل تھے۔ آپ زراعت اور تجارات کے پیشے سے منسلک تھے۔ آپ علوم و فنون سے گہر اشغف رکھتے تھے۔ اسی لئے آپ نے اپنی اولاد کو تحصیل علم کی طرف راغب کیا۔ آپ نے خصوصاً فقہی علوم کی تحصیل میں اپنی اولاد کی راہنمائی فرمائی۔ ڈاکٹر وھبہ الزحیلی اپنے والد کی اس خصوصیت کو یوں بیان کرتے ہیں۔

"میرے والد کے لئے جنہوں نے مجھے علم کے افق کو دریافت کرنے پر مجبور کیا دلیل، نور حق اور معرفت حق میں آگے بڑھنے میں میری مدد کی"۔(2)

آپ کے والد کی یہ خصوصیت شیخ القصاب(3) سے کی دینی اور علمی کوششوں کا ثمر تھا۔ شیخ القصاب سے اپنی محبت کی وجہ سے وہ اپنے بچوں کو ان کے نقش قدم کی پیروی کرتا دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ کے والد 1975ء میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے(4) شیخ وھبہ الزحیلی کی والدہ فاطمہ بنت مصطفی کتاب و سنت سے گہر الگاؤ رکھنے والی اور تقویٰ ورع کی حامل خاتون تھیں۔ آپ نے 1948ء میں وفات پائی۔(5)

ولادت

ڈاکٹر وھبہ الزحیلی 1351ھ بمطابق 1932ء میں شام کے ایک علاقے دیر عطیہ (6) میں پیدا ہوئے۔

تعلیم وتربیت

آپ کی تعلیم و تربیت میں اللہ سبحان و تعالیٰ کے فضل و کرم کے بعد آپ کے والد اور اساتذہ کا کردار بہت اہم ہے۔ آپ کے والد نے فقہی علوم کی تحصیل میں آپ کی کامل رہنمائی فرمائی۔ آپ کے والد قرآن و سنت سے گہر الگاؤ رکھتے تھے۔ ایسے حالات میں ڈاکٹر وہبہ کا ابتداء میں ہی قرآن سیکھنے کی طرف راغب ہونا فطری عمل تھا آپ کی تعلیم کے مختلف مراحل ذیل میں بیان کئے جاتے ہیں۔

پہلا مرحلہ: ابتدائی تعلیم

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے قصبے دیر عطیہ میں حاصل کی۔ آپ نے ال قطمہ کی ایک باعمل صالح حافظہ خاتون سے قرآن کریم پڑھا اور تجوید میں مہارت حاصل کی، ابتدائی سکول کی تعلیم اسی قصبے میں حاصل کی مڈل اور ہائی سکول کی تعلیم کے حصول کے لئے آپ شام کے دارالخلافہ دمشق روانہ ہوئے۔(7)

دوسرا مرحلہ: دمشق یونیورسٹی

دمشق یونیورسٹی کا **كلية الشرعية** شام کا واحد سرکاری علمی گہوارہ تھا جو شرعی علوم کی تدریس و ترویج کے لئے کام کر رہا تھا۔ ڈاکٹر وھبہ نے 1946ء میں كلية الشرعية میں داخلہ لیا۔ اس کالج میں آپ کی مدت تعلیم چھ سال ہے۔ 1952ء میں امتیازی حیثیت (اول پوزیشن) کے ساتھ علوم شرعیہ میں چھ سال کا درجہ ثانویہ مکمل کیا۔ حلب اور دمشق کے تمام طلبہ میں آپ کو ممتاز حیثیت حاصل تھی۔ اس دوران آپ نے وقت کے مشہور و مشہور و معروف اور جید علماء سے حصول علم کا شرف حاصل کیا۔(8)

تیسرا مرحلہ: جامعہ الازہر

دمشق کے اساتذہ سے کسب فیض کے بعد آپ نے علم کی پیاس بجھانے کے لئے رخت سفر باندھا اور مصر پہنچ گئے۔ 1956ء میں آپ نے جامعہ الازہر کے "كلية الشريعہ" سے الشهادة العالية کی ڈگری حاصل کی۔ جامعہ الازہر میں تعلیم کے دوران آپ نے اپنے آپ کو علوم و معارف کے حصول کے لئے وقف کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آپ جامعہ الازہر سے بھی امتیازی حیثیت سے فارغ ہوئے۔ 1957ء میں آپ نے جامعہ الازہر کے "كلية اللغة العربية" سے تخصص في التدريس کی ڈگری حاصل کی۔(9)

چوتھا مرحلہ: عین شمس یونیورسٹی

آپ نے علم کی تشنگی کو کم کرنے کے لئے جامعہ الازہر میں تعلیم کے دوران ہی عین شمس یونیورسٹی کے "کلیۃ الحقوق" میں بھی داخلہ لیا۔ 1957ء میں آپ نے وہاں سے وکالت کا لائسنس (License) بھی امتیازی نمبروں سے حاصل کیا۔(10)

پانچواں مرحلہ: قاہرہ یونیورسٹی

جوں جوں آپ تعلیمی منازل طے کرتے گئے توں توں آپ کی علمی تشنگی بڑھتی چلی گئی۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے آپ نے 1957ء میں قاہرہ یونیورسٹی کے "کلیۃ الحقوق" میں داخلہ لیا۔ 1959ء میں آپ نے کلیۃ الحقوق سے علوم شرعیہ میں ایم۔اے کی ڈگری امتیازی حیثیت کے ساتھ حاصل کی۔ آپ کے ایم۔اے کے مقالہ کا عنوان "الذرائع في السياسة الشرعية والفقه الاسلامي" تھا۔(11)

چھٹا مرحلہ: پی ایچ ڈی

ڈاکٹر وھبہ نے قاہرہ یونیورسٹی کے کلیتہ الحقوق میں اپنی تعلیم جاری رکھی۔ آپ شرعیہ اور قانون میں تخصص عالی (Specialization) کے لئے پرعزم تھے۔ 1963ء میں آپ نے استاد ڈاکٹر محمد سلام مذکور کی زیر نگرانی اپنا مقالہ بعنوان "آثار الحرب في الفقه الاسلامي دراسة مقارنة" مکمل کرکے 1963ء میں پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ پی۔ایچ۔ڈی کی لجنة المناقشة (پینل کمیٹی) میں آپ کے اپنے نگران مدرس کے علاوہ شیخ ابوزہرہ اور ڈاکٹر محمد حافظ غانم (وزیر تعلیم) بھی شامل تھے۔ کمیٹی نے آپ کو متفقہ طور پر پہلی پوزیشن سے نوازا۔ کمیٹی نے مقالے کی اہمیت کے پیش نظر اسے غیر ملکی یونیورسٹیز کے ساتھ تبادلے کی سفارش بھی کی۔ اپنے موضوع پر یہ مقالہ سند کی حیثیت رکھتا ہے۔(12)

یہ ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی کے تعلیمی سفر کے مختلف مراحل تھے۔ ان مراحل کے مطالعے سے ہی اندازہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر وھبہ نے کس طرح اپنی علمی استعداد اور قابلیت کو جلا بخشی۔ آپ نے دنیائے اسلام کی عظیم مادران علمیہ سے اپنے علم کی پیاس بجھائی۔ ان عظیم اداروں نے آپ کی شخصیت پر گہرے نقوش چھوڑے۔

تعلیمی سفر کی چند امتیازی خصوصیات

ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی نے اپنے تعلیمی سفر کے دوران اپنے آپ کو حصول علم و معارف کے لئے وقف کر دیا تھا۔ آپ نے علوم و معارف کے حصول کے لئے جو طریقہ کار اپنایا اس میں آپ کو بہت سی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ بسا اوقات آپ بیک وقت دو دو امتحان دینے پر بھی مجبور ہوئے۔ آپ نے پانچ سال کے قلیل عرصے میں دو مختلف رجحانات کی حامل یونیورسٹیوں سے تین شعبوں میں ڈگری حاصل کی۔ آپ نے اپنے علمی سفر میں عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر مرحلے میں امتیازی حیثیت حاصل کی۔

آپ میں کسی بھی چیز کو حفظ کرنے کا ملکہ خداداد تھا۔ آپ نے اپنی تعلیم میں شرعی علوم اور قانون کی تعلیم کا امتزاج رکھا۔ جس کے سبب آپ کو فہم دین اور عصری مسائل کو حل کرنے میں مدد ملی۔ آپ کو کتاب بینی سے گہرا لگاؤ تھا۔ آپ خود کہتے ہیں کہ مجھے کوئی ایسا لمحہ یاد نہیں جب میں نے کتب بینی اور حصول علم کے علاوہ کہیں اور وقت ضائع کیا ہو، آپ میں تحریر و تالیف اور تحقیق کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود تھی لیکن تعلیمی سفر کے دوران آپ نے کثرت مطالعہ اور مشاہدہ کے ذریعے سے اپنی ان صلاحیتوں کو مزید تقویت بخشی۔ جب تک آپ حصول علم میں مشغول رہے آپ نے مطالعے اور کتب بینی کے دلچسپ مشغلے کو اپنائے رکھا۔ انہی مشاغل نے آپ کو بلندیوں اور کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔(13)

دمشق میں ڈاکٹر وھبہ کے اہم شیوخ واساتذہ

ڈاکٹر وھبہ دمشق کے جدید علماء و مشائخ کے فیوض وبرکات سے مستفید ہوئے۔ آپ نے جن علماء سے کسب فیض کیا وہ دعوت الی اللہ اور دینی و عصری علوم کی ترویج واشاعت میں ہر وقت کوشاں رہنے والی ہستیاں تھیں۔ ان اساتذہ کا تعارف اور خدمات اختصار سے ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

شیخ محمد ہاشم الخطیب الشافعی (م 1958ء)

آپ جامع مسجد دمشق کے خطیب اور بلند پایہ علمی شخصیت تھے۔ آپ "جمعية التهذيب والتعليم" اور اس کے وابستہ اداروں کے بانی تھے۔ ڈاکٹر وھبہ نے فقہ شافعی کی تحلیل کے لئے آپ کے سامنے زانو تلمذ تہہ کیا۔(14)

شیخ عبد الرزاق الحمصي

آپ جامعہ دمشق اور الازھر کے فارغ التحصیل تھے۔ آپ نے شیخ محمد الخضر حسین التونسی، شام کے محدث بدر الدین الحسنی اور شیخ علی الدقر کے دروس سے بھی استفادہ کیا۔ 1963ء سے 1969ء تک آپ نے شام کے دار الافتاء کو سنبھالا۔ ڈاکٹر وھبہ نے آپ سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔(15)

شیخ محمود یاسین

آپ کا شمار **جمعیة النهضة الادبیة ، جمعية العلماء رابطة العلماء اور جمعیة الهداية الاسلامية** کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ ان اداروں کے سربراہ بھی رہے۔ آپ کو لغت، ادب اور فقہ میں دسترس حاصل تھی۔ آپ حدیث اور علوم الحدیث پر دسترس رکھتے تھے آپ نے بہت سے مدارس اور علمی حلقوں میں درس و تدریس کے فرائض سر انجام دیئے۔ ڈاکٹر وھبہ نے آپ سے حدیث اور علوم حدیث پڑھا۔(16)

شیخ حسن الشطي

آپ کا شمار دمشق کے مایہ ناز حنبلی فقہاء میں ہوتا ہے۔ آپ دمشق یونیورسٹی کے کلیۃ الشریعہ کے پہلے ڈائریکٹر تھے۔ ڈاکٹر وھبہ نے آپ سے علم الفرائض، احوال شخصیت اور اوقاف کے احکام و مسائل کا فہم حاصل کیا۔(17)

شیخ حسن حبنكة الشهير بالميداني

آپ کا شمار دمشق کے جید علماء میں ہوتا ہے۔ آپ نے مختلف اداروں مثلاً **مدرسة الجمعية الغراء، سعادة الابناء مدرسة وقاية الابناء مدرسة الريحانية، المعهد الشرعي** کی تاسیس و انتظام میں شرکت فرمائی **رابطة العالم الاسلامی** مکہ مکرمہ کے قیام میں بھی تعاون کیا۔ ڈاکٹر وھبہ آپ کے تفسیر قرآن کے دروس میں شرکت فرماتے تھے۔(18)

جامعۃ القاھرۃ کے اساتذہ و شیوخ

جامعہ الازھر میں تدریس کے دوران ڈاکٹر وھبہ نے عالم اسلام کی چند مایہ ناز ہستیوں سے کسب فیض کیا ذیل میں ان ہستیوں کا مختصر تعارف پیش کیا جائے گا۔

شیخ محمد ابو زھرۃ

آپ بیسویں صدی کے بلند پایہ فقیہ، زبردست صاحب علم اور ایک عدیم النظیر خطیب ہیں۔ آپ ماہر علم و فن ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے اندر جرات ایمانی اور دینی غیرت و حمیت بھی رکھتے ہیں۔ آپ نے جامعہ الازھر کے "کلیتہ الحقوق" اور اصول الدین میں مدرس کے فرائض سر انجام دیئے۔ "**جمعية الدراسات الاسلامية**" اور انسٹیٹیوٹ آف اسلامک سٹڈیز کی بنیاد رکھنے والوں میں آپ کا نام بھی قابل ذکر ہے۔ ڈاکٹر ابو زھرہ نے آئمہ عظام کی شخصیتوں پر الگ الگ کتب تحریر فرمائیں۔ ان کتب میں آپ آئمہ عظام کی سیرت و سوانح، تعلیم و تربیت، شیوخ و اساتذہ سے لے کر ان کی فقہ کے خصائص و ممیزات، اصول و قواعد، ارتقاء وغیرہ کو ضبط تحریر میں لائے۔ آپ نے ان کی زندگی کا کوئی بھی پہلو تشنہ تکمیل نہ چھوڑا۔ آپ کو جامعہ الازھر کا "مجمع البحوث الاوث الاسلامیہ" کا تاحیات ممبر منتخب کیا گیا۔(19)

شیخ محمود شلتوت

آپ کا شمار مصر کے مایہ ناز فقہاء و مشائخ میں ہوتا ہے۔ آپ شدید نفوذ اور دور رس اثرات کی حامل شخصیت تھے۔ مجمع البحوث الاسلامیہ کے مؤسسین میں آپ کا نام بھی قابل ذکر ہے۔ 1958ء میں آپ نے الازھر کے انتظامی معاملات سنبھالے۔ اس دوران آپ نے الازہر اور اسلام کے لئے بیش بہا خدمات سر انجام دیں۔ آپ کا اسلوب تفقہ اور بیداری کا علم بردار تھا۔ آپ الازہر کی کبار العلماء جماعت کے رکن تھے۔(20)

شیخ عبد الرحمن تاج

آپ نے سوایوں یونیورسٹی سے فلسفہ اور تاریخ مذاہب میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ آپ فرانس میں "**البعث الازهرية**" کے ممبر تھے۔ آپ بہت سے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ محمد الخضر حسین التونسی کے بعد 1954ء میں آپ الازہر میں شیخ کے عہدے پر فائز ہوئے۔ 1958ء میں عرب ریاستوں کی یونین میں وزیر منتخب کیے گئے۔ 1963ء میں "**مجمع اللغه العربية**" کے رکن منتخب ہوئے۔ جامعہ القاھرۃ کے کلیۃ الحقوق کے شعبہ شریعہ میں استاد کی حیثیت سے مشغول تدریس رہے، ان کی قابل ذکر کامیابیوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے عہد میں اسلامی دنیا سے حصول علم کی غرض سے آنے والے طلباء کی رہائش کے لئے "**مدينة البعوث**" تعمیر کرنے پر اتفاق کیا گیا۔ آپ نے الازہر میں غیر ملکی زبانیں پڑھانے کا فیصلہ کیا۔(21)

شیخ عیسی منون

آپ فلسطین میں پیدا ہوئے۔ 1922ء میں حصول علم کی غرض سے مصر تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کو مصر کے کبار علماء سے علوم دینیہ کی تحصیل کا شرف حاصل ہوا۔ الازھر میں آپ نے تدریس کے علوم دینیہ کی تحصیل کا شرف حاصل ہوا۔ الازھر میں آپ نے تدریس کے فرائض بھی سر انجام دیئے۔ 1936ء میں کبار

العلماء کی جماعت کی رکنیت اختیار کی۔1944ء میں آپ کلیہ اصول الدین کے ڈین مقرر ہوئے۔اس کے بعد آپ کلیۃ الشریعہ کے بھی ڈین مقرر ہوئے۔ آپ لجنۃ الفتوی (فتوی کمیٹی)اور احوال شخصیہ سے متعلق قانون ساز کمیٹی کے ممتاز رکن تھے۔(22)

شیخ علی محمد الخفیف

شیخ علی الخفیف یونیورسٹی میں تدریس کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ آپ شرعی عدلیہ اور مساجد کی انتظامیہ کے متعدد نمایاں عہدوں پر فائز تھے۔ مجمع البحوث الاسلامیہ کے بانی ممبران میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔"موسوعۃ الفقہ الاسلامی" کی رکنیت بھی اختیار کی۔احوال شخصیت سے متعلق قانون ساز کمیٹی کے سرگرم رکن تھے۔1976ء میں آپ کو علوم اجتماعیہ میں ریاستی ایوارڈ سے نوازا گیا۔

شیخ مصطفی عبد الخالق، شیخ عثمان المرازقی، شیخ الظواہری الشافعی سے آپ نے اصول الفقہ کی دقیق بحوث کا فہم حاصل کیا۔(23)

ڈاکٹر وھبہ کے اخلاق وعادات

آپ عظمت شان اور قدر و منزلت کے باوجود بہت منکسر المزاج اور حلیم الطبع تھے۔ آپ کی عظمت نے آپ کی شخصیت کو کم نہیں کیا تھا۔ آپ اپنے طلباء کے لئے بہترین ناصح اور ان سے محبت رکھنے والے تھے۔ بڑائی یا تکبر کا احساس چھو کر بھی نہیں گزرا تھا۔خوشی سے طلباء کے پروگراموں میں شریک ہوتے۔جب کبھی طلباء کو آپ کی مدد درکار ہوتی تو آپ ان کی مدد کرتے، آپ ہر وقت انہیں نفع پہنچانے کے خواہاں تھے۔اگر کبھی آپ تعلیمی سال کے دوران سفر کرنے پر مجبور ہوتے تو آپ اپنی عدم موجودگی کے ایام میں کبھی بھی طلباء کا درسی نقصان نہ ہونے دیتے۔ سفر سے پہلے آپ ہمیشہ اپنے لیکچرز تیار کرلیتے تاکہ طلباء کو نصاب کی تکمیل و تفہیم سے متعلق کوئی دقت پیش نہ آئے۔

آپ کے اخلاق میں یہ وصف بھی موجود تھا کہ آپ ہر شخص کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ہر ایک کو اس کے حقوق اور اس کے حصے کا شرف عطا کرتے۔ بزرگوں کا احترام کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے محبت اور دلی لگاؤ رکھتے تھے۔ان میں سے کسی کا بھی ذکر، ذکر خیر کے سوا نہ کرتے۔ آپ معاشرتی زندگی کے جملہ اخلاق کا مرقع تھے۔

آپ انتہائی سنجیدہ، لطیف المعشر اور مستقل مزاج تھے۔انتظامی عہدوں پر فائز رہتے ہوئے آپ کا یہ اصول تھا کہ کام جلدی اور تیزی کے ساتھ بلا تاخیر کے سر انجام دیا کرتے۔ اللہ رب العزت کی عطا کردہ صلاحیتوں میں سے سب سے زیادہ نمایاں صلاحیت و قابلیت آپ کا قوی حافظہ ہے۔ آپ نے بہت سے ڈاکٹریٹ اور ماسٹرز کے Viva میں شرکت فرمائی۔ آپ مناقشہ میں مقالے کے بغیر جاتے۔ مگر آپ مقالہ کے محاسن اور تنقیدی نکات وغیرہ سے باخوبی آگاہ ہوتے۔

آپ مذہبی تعصب کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ تمام مسالک کے علماء و مشائخ کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے۔ اختلاف رائے رکھنے کے باوجود ان کے بارے میں کبھی نازیبا الفاظ یا رویہ استعمال نہ کرتے۔ڈاکٹر وھبہ اپنی کتاب "الفقہ الاسلامی وادلتہ" کے آخر میں لکھتے ہیں۔(24)

بعض لوگوں کا میرے بارے میں گمان یہ ہے کہ میں حنفی المسلک ہوں تو یہ گمان درست نہیں بلکہ میں شافعی المسلک ہوں۔(25)

آپ شافعی المسلک ہونے کے باوجود آپ نے کبھی بھی اپنے مذہب کی حمایت میں متعصبانہ رویہ اختیار نہیں کیا بلکہ ہمیشہ درست اور صیب رائے کی جستجو اور ترویج کے لئے کوشاں رہے۔

وفات

ڈاکٹر وھبہ دمشق میں رہائش پذیر تھے۔8اگست 2015ء بروز ہفتہ ناساز طبیعت کے سبب آپ اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔(26)

آپ کی عمر 83 تراسی برس تھی۔ آپ پر اللہ رب العزت کی کروڑہا رحمتیں نازل ہوں۔ آمین

تدریسی خدمات

ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی میں ذہانت اور درخشاں استعداد کے آثار زمانہ طالب علمی ہی سے نمایاں تھے۔علم و معارف کے حصول کی جستجو نے آپ کو دیگر طلباء میں ممتاز کردیا اور جب آپ نے عملی میدان میں قدم رکھا تو آپ نے محیر العقول کارنامے سر انجام دیئے۔ آپ نے اپنی زندگی کو دین اسلام کی تفہیم اور اشاعت و ترویج کے لئے وقف کردیا۔اس سلسلے میں آپ نے دنیائے اسلام کی عظیم درسگاہوں میں بطور مدرس فرائض سر انجام دیئے۔

جامعہ دمشق میں تدریس

1963ء میں پی ایچ ڈی کے بعد آپ کے عملی و تدریسی دور کا آغاز ہوا اولاً آپ کو دمشق یونیورسٹی کے کلیۃ الشریعہ میں مدرس (لیکچرار) کے فرائض سر انجام دینے کا موقع ملا۔ ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے 1967ء میں وائس ڈین کے عہدے پر آپ کا تقرر ہوا۔ اس دوران تشنگان علم آپ کے علم و تجربے سے مستفیض ہوتے رہے۔ ۱۹۷۵ء میں آپ کو پروفیسر کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ آپ نے جامعہ دمشق میں اسلامی شریعت، قانون اور فقہ مقارن کے مضامین پڑھائے۔(27)

لیبیا کی بن غازی یونیورسٹی میں تدریس

آپ کی تدریسی خدمات جامعہ دمشق تک محدود نہ رہیں بلکہ آپ نے پورے عالم اسلام کو اپنے علم و فن سے سیراب کیا۔ ۱۹۷۲ء میں آپ نے لیبیا کی بن غازی یونیورسٹی کے کلیۃ الشریعۃ والقانون اور کلیۃ الآداب میں دو سال وزٹنگ پروفیسر کے فرائض بحسن و خوبی سر انجام دیئے۔(28)

سوڈان کی جامعات میں تدریس

ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی نے سوڈان کی خرطوم یونیورسٹی اور ام درمان یونیورسٹی کے شعبہ شریعت اسلامیہ میں تدریس کے فرائض سر انجام دیئے۔ دونوں یونیورسٹیوں میں آپ نے الدرسات العلیا (گریجویشن) کے طلباء کو فقہ اور اصول فقہ سے متعلق لیکچرز دیئے۔ 2000ء میں آپ نے سوڈان کی جامعہ افریقہ اور دیگر یونیورسٹیوں میں لیکچرز بھی دیئے۔(29)

عرب ممالک کی جامعات میں تدریس

1992ء میں آپ نے سعودی عرب میں ریاض کے مرکز العربي للدراسات الامنية والتدريب" میں ایک مہینے کے لئے وزٹنگ پروفیسر کے طور پر خدمات پیش کیں۔ متحدہ عرب امارات کی الامارات یونیورسٹی میں ۱۹۸۴ء میں کلیۃ الشریعۃ والقانون میں پانچ سال تدریس کے فرائض بحسن و خوبی سر انجام دیئے۔ اس دوران آپ ضخیم نے اپنی تفسیر "التفسیر المنیر في العقیدۃ والشریعۃ والمنہج" تالیف فرمائی۔(30)

بطور مبلغ و خطیب کے خدمات

1950ء کے بعد سے آپ نے دمشق کی "عثمان مسجد" اور دیر عطیہ کی "بدر مسجد" میں خطیب کے فرائض بھی سر انجام دیئے۔

دمشق، امارات اور کویت میں آپ کے ٹی وی پروگرام "قصص القرآن" اور "القرآن والحیاۃ" کے ناموں سے نشر ہوتے رہے۔ دنیائے اسلام کے عظیم مبلغ کی حیثیت سے آپ نے بہت سے ٹی وی پروگراموں میں شرکت بھی فرمائی۔(31)

اداروں کے انتظام و انصرام سے متعلق خدمات

ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے، آپ کی شخصیت کا ہر پہلو ہی منفرد ہے۔ آپ میں ایسا خداداد ملکہ اور قابلیت موجود تھی جو آپ کو اعلیٰ انتظامی عہدوں پر آگے بڑھنے کے لئے اہل قرار دیتی تھی اگرچہ آپ ان عہدوں کے حریص نہ تھے۔ آپ ہمیشہ ان عہدوں کو بطور امانت اور چیلنج لیا۔(32)

1967ء میں تعلیمی سال کے آغاز میں جامعہ دمشق کے کلیۃ الشریعۃ کے صدر وکیل مقرر ہوئے۔ جلد ہی آپ کالج کے ڈین (عمید) کے عہدے پر فائز ہو گئے۔ اس دوران آپ نے صدر وکیل اور کالج ڈین دونوں عہدوں کے فرائض بالطریق احسن سر انجام دیئے۔

1985ء کے آغاز میں آپ جامعہ الامارات کے کلیہ الشریعہ والقانون کے شعبہ الشریعہ کے صدر مقرر ہوئے۔

1989ء کے اختتام تک آپ کو ڈین کے عہدے پر ترقی دے دی گئی۔ اس دوران آپ نے گراں قدر کارہائے سر انجام دیئے۔ آپ نے شعبہ الشریعہ سے متعلق منصوبہ کی تیاری میں اپنی خدمات پیش کیں۔ جامعہ الامارات کے "مجلۃ الشریعۃ والقانون" کی اشاعت کا آغاز کیا۔ "لجنۃ الثقافیۃ العلیا" اور "الجنۃ المخطوطات" کی سربراہی بھی کی۔

1989ء میں جامعہ دمشق کے شعبہ الفقہ الاسلامی و مذاہبہ کے صدر مقرر ہوئے، آپ دیر عطیہ میں شیخ عبد القادر القصاب کے مدرسہ کے تعلیمی بورڈ کے چیئرمین بھی رہے(33)

ڈاکٹر وھبہ غیر معمولی استعداد و قابلیت کی حامل شخصیت ہونے کی وجہ سے آپ نے ان تمام انتظامی عہدوں اور معاملات کو بہت خوش اسلوبی سے نبھایا۔ اس دوران آپ نے ان اداروں کے انتظام و انصرام میں نئی نئی اصلاحات کیں۔

نصاب سازی میں خدمات

ڈاکٹر وھبہ کی زندگی فقہی وعلمی سرمایہ کے فروغ اور اشاعت کے لئے وقف نظر آتی ہے۔ آپ نے جامعہ میں ناصرف تدریسی خدمات سرانجام دیں بلکہ بہت سی جامعہ کے نصاب بھی وضع کئے۔ آپ نے جامعہ الامارت کے کلیۃ الشریعۃ والقانون کے شعبہ الشریعہ کا نصاب وضع کیا۔ جامعہ دمشق کے کلیتہ الشریعہ کے نصاب ساز کمیٹی میں شریک رہے۔1999ء میں شام میں المعاھد الشریعہ کے منابع وضع کرنے میں شریک رہے۔(34)

مجامع الفقھی کی رکنیت

آپ کے بلند پایہ علمی رتبہ کے سبب کوئی بھی علمی بحث اور مجلس آپ کی شرکت کے بغیر نامکمل اور تشنہ لگنے لگی چنانچہ دنیائے اسلام کی بے شمار جامع اور سینٹرز کے آپ رکن منتخب کئے گئے۔ خصوصا المجمع الفقھی مکۃ المکرمہ، مجمع الفقہ الاسلامی جدۃ، مجمع فقھاء الشریعہ امریکہ، فقہ اکیڈمی سوڈان، اسلامی فقہ اکیڈمی انڈیا کے علاوہ بحرین، کویت، اردن، لندن، دمشق، شام کی مختلف اکیڈمیز اور سینٹرز کے فعال اور سرگرم رکن رہے۔(35)

فقہی انسائیکلوپیڈیاز کی رکنیت

ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی نے "**الموسوعة الفقهية كويت** " **الموسوعة العربية الكبرى دمشق، موسوعة الحضارة الاسلامية**، اردن اور **موسوعة فقهه المعاملات فی الفقه الاسلامی جده** وغیرہ میں بھی رکن مؤلف خدمات سرانجام دیں۔(36)

تصنیفی وتالیفی خدمات

ڈاکٹر وھبہ بیسویں صدی کے عظیم فقیہ، ماہر قانون دان اور مجتہد تھے۔ آپ دینی وعصری علوم میں گہری واقفیت رکھتے تھے۔ آپ کا نام کسی مخصوص شعبے اور میدان کے ساتھ جوڑنا انصاف کے منافی ہے۔ آپ کی تصنیفات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ ان میں حدیث، قانون، اسلامی معاشیات، اسلامی سیاست، اسلامی بینک کاری، فقہ واصول فقہ، تفسیر اور اسلامی اخلاقیات جیسے موضوعات قابل ذکر ہیں آپ کی کتب، رسائل اور تحقیقی مقالہ جات کی تعداد پانچ سو کے قریب بتائی جاتی ہے۔ وہ کتب جو شائع ہو چکی ہیں ان کی تعداد ایک سو ساٹھ (160) کے قریب ہے۔

شائع ہونے والی کتب کا نام، سن اشاعت اور ناشر کا ذکر ذیل میں کیا جائے گا۔

1. "**آثار الحرب في الفقه الاسلامي دراسة مقارنه**" یہ کتاب **دار المكتبة الحديثة بدمشق** سے 1963ء میں شائع ہوئی پھر دار الفکر نے چار بار اس کتاب کو طبع کیا فرانسیسی زبان میں اس کتاب کا ترجمہ ہو چکا ہے۔
2. "**الوسيط في اصول الفقه الاسلامی** 1966ء میں جامعہ دمشق نے اسے شائع کیا۔
3. " **الفقه الاسلامي أسلوبه الجديد** " یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے اسے **المكتبة الحديثة بدمشق** نے 1967ء میں شائع کیا۔
4. "**نظرية الضرورة الشرعية دراسة مقارنة** " اس کتاب کو **مكتبة الفارابي بدمشق** نے 1969ء میں شائع کیا۔ اب تک یہ سات بار زیور طبع سے آراستہ ہوئی۔
5. **نظريه الضمان وأحكام المسؤولية المدنية والجنائية في الفقه الاسلامی**" دار الفکر دمشق نے 1970ء میں اسے شائع کیا۔ تین مرتبہ یہ طبع ہو چکی ہے۔
6. "سعید بن المسیب" دار القلم دمشق سے 1947ء میں شائع ہوئی۔
7. "عبادۃ بن الصامت" دار القلم دمشق سے 1977ء میں شائع ہوئی۔
8. **العلاقات الدولية في الاسلام مقارنة بالقانون الدوبي الحديث**"مؤسسۃ الرسالۃ بیروت سے 1981ء میں شائع ہوئی۔
9. "**الفقه الاسلامی و ادلته**"، دار الفکر دمشق سے 1984ء میں شائع ہوئی۔
10. "**اصول الفقه الاسلامي**" دار الفکر دمشق سے 1986ء میں شائع ہوئی۔
11. "**العقوبات الشرعية وأسيابها**" دار القلم یدبی سے 1987ء میں شائع ہوئی۔

12. "**الوصايا والوقف في الفقه الاسلامي**" دار الفکر دمشق سے 1987ء میں شائع ہوئی۔
13. "**القصة القرآنية هداية و بيان**" دار الخیر دمشق سے 1992ء میں شائع ہوئی۔
14. "**الرخص الشرعية احكامها وضوابطها**" دار الخیر دمشق سے 1993ء میں شائع ہوئی۔
15. "**الاسلام والايمان والاحسان**" دار المکتبی دمشق سے 1995ء میں شائع ہوئی۔
16. "**الخصائص الكبرى لحقوق الانسان في الاسلام**" دار المکتبی دمشق سے 1995ء میں شائع ہوئی۔
17. **الاعجاز العلمي في القرآن الكريم**" دار المکتبی دمشق سے 1997ء میں شائع ہوئی۔
18. **القيم الانسانية في القرآن الكريم**" دار المکتبی دمشق سے 2001ء میں شائع ہوئی۔
19. "**تجديد الفقه الاسلامي**" جو کہ جمال الدین عطیہ کے ساتھ خط وکتابت کو کتابی صورت میں مرتب کیا۔ دار الفکر دمشق سے 2000ء میں شائع ہوئی۔

ڈاکٹر وھبہ کی ہر کتاب آپ کی جانفشانی اور عرق ریزی کی منہ بولتی تصویر ہے۔ آپ کی وہ معرکۃ الآراء کتب جنھیں دنیائے اسلام میں شہرت عام حاصل ہوئی ان کا مختصر تعارف ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

تحقیقات

آپ نے چند کتب کی تخریج و تحقیق بھی کی۔ ان کتب کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

1. علامہ علاء الدین السمرقندی (م ۵۷۵ھ) کی کتاب "**تحفة الفقهاء**" کی احادیث کی تحقیق و تخریج کی۔ دار الفکر دمشق سے 1964ء میں شائع ہوئی۔
2. حافظ عبد الرحمن بن احمد بن رجب الحنبلی (م ۷۹۵ھ) کی کتاب "**جامع العلوم والعلم**" کی احادیث و آثار کی تحقیق و تخریج کی اور اس پر تعلیق بھی لکھی۔ یہ کتاب دار الخیر دمشق سے 1993ء میں شائع ہوئی۔
3. حسین بن مسعود البغوی (م ۵۱۶ھ) کی کتاب "**مختصر الانوار في شمائل النبي المختار**" کی تحقیق و تخریج کا کام کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کتاب کا اختصار بھی لکھا۔ دار المکتبی دمشق سے 1999ء میں شائع ہوئی۔
4. ابن قیم الجوزیۃ (م ۷۵۱ھ) کی کتاب "طریق الھجرتین وباب السعادتین" کی تحقیق و ترتیب ڈاکٹر وحبہ نے کی۔ یہ کتاب دمشق کے دار الخیر سے 1999ء میں شائع ہوئی۔ **(37)**

تفاسیر

ڈاکٹر وھبہ محض محقق، فقیہ اور اسلامی قوانین کے عالم ہی نہ تھے بلکہ مفسر قرآن بھی تھے۔ آپ نے بحیثیت مفسر اور مصلح کے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ تفسیر میں آپ کا کام بہت وسیع اور منفرد انداز کا ہے۔ آپ نے تین تفاسیر تین مختلف مناہج واسلوب میں تالیف فرمائیں۔ آپ نے مخاطبین کی ذہنی و فکری قابلیت اور مراتب میں تفاوت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان تفاسیر کو الگ الگ اسلوب میں تالیف فرمایا۔ آپ نے تفسیر میں قدیم و جدید تفسیری ادب کو ایسے سمو دیا ہے جیسے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہو۔ تینوں تفاسیر کا مختصر تعارف ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔

1. التفسير المنير في العقيدة والشريعة والمنهج

ڈاکٹر وھبہ کی سب سے بلند پایہ اور ضخیم تفسیر "التفسیر المنیر" ہے یہ تفسیر سولہ (16) جلدوں پر مشتمل ہے۔ درار الفکر دمشق سے 1991ء میں شائع ہوئی۔ التفسیر المنیر میں ڈاکٹر وھبہ نے آیات کی تفسیر مفصل اور واضح بیان کی ہے۔ ہر سورت کے آغاز میں اس کے مضامین پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ صحیح اخبار و آثار کی روشنی میں قرآنی سورتوں کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ آیات و سورۃ کے درمیان ربط کو بھی بیان کرتے ہیں۔ اعراب اور بلاغت کی مباحث بھی ذکر کرتے ہیں۔ اسرائیلیات سے دور رہتے ہوئے قابل اعتماد کتب تفسیر سے انبیاء کے واقعات پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس تفسیر میں ماثور کو معقول کی مناسبت سے جوڑنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ تفسیر انتہائی معتبر قدیم و جدید تفسیری ادب سے ماخوذ ہے۔ "**فقه الحياة والاحكام**" کے عنوان سے آپ آیات سے مستنبط احکام بھی نقل کرتے ہیں۔ عصری علوم کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن کریم کے علمی اعجاز کو بھی بیان کیا گیا ہے۔ **(38)**

2. التفسير الوسيط

ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی کی دوسری تفسیر "التفسیر الوسیط" ہے یہ تفسیر تین مجلدات پر مشتمل ہے۔ دارالفکر دمشق سے 2000ء میں سب سے پہلے شائع ہوئی۔ یہ تفسیر متوسط درجے کے لوگوں کے لئے مرتب کی گئی۔ دراصل یہ وہ دروس ہیں جو شام کے ریڈیو پر جمعہ کے روز نشر کئے جاتے تھے بعد میں نظر ثانی اور اہتمام کے ساتھ کتابی شکل میں مرتب کئے گئے۔

اس تفسیر میں اختصار کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔ طوالت سے احتراز برتتے ہوئے ہر آیت کا شان نزول بیان کیا گیا ہے جن الفاظ میں شدید غموض پایا جاتا ہے ان کی وضاحت کی گئی ہے اس تفسیر کا اسلوب واضح اور زبان آسان فہم ہے۔ قصص کو بیان کرنے میں اسرائیلیات سے اعراض برتا گیا ہے۔ صرفی و نحوی مباحث اور بلاغت کے اسرار و رموز کو بھی بیان کیا گیا ہے۔(39) تفسیر القرآن بالقرآن کا التزام کیا گیا ہے۔

3. التفسير الوجيز

ڈاکٹر وھبہ کی مختصر ترین تفسیر ہے جو قرآن کریم کے حاشیے پر لکھی گئی ہے۔ اس میں طوالت سے احتراز برتتے ہوئے آیات کا مقصود عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ ہر آیت کا شان نزول اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ وہ الفاظ جن میں شدید غموض پایا جاتا ہے ان کی وضاحت کی گئی ہے۔ مبتدی طلباء اور قارئین کے لئے یہ مختصر ترین تفسیر لائق استفادہ ہے۔ 1994ء میں دار الفکر دمشق سے پہلی بار شائع ہوئی۔(40)

مندرجہ بالا تینوں تفاسیر کا اسلوب واضح اور زبان آسان فہم ہے۔ تینوں تفاسیر میں تفسیر بالماثور اور معتدل دونوں کا التزام کیا گیا ہے۔ تفسیر کے دوران امہات کتب تفسیر پر اعتماد کیا گیا ہے۔

فقہ اور اصول فقہ سے متعلق تالیفات

ڈاکٹر وھبہ الزحیلی بلند پایہ فقیہ اور ماہر قانون دان تھے۔ آپ کو خصوصاً فقہ اسلامی اور قانون میں دسترس حاصل تھی۔ آپ نے فقہ اسلامی کو اپنا تدریسی و تحقیقی شعار بنایا۔ آپ نے فقہ اسلامی کے قدیم و جدید منہج کو ملانے کے لئے پل کا کردار ادا کیا۔ آپ کی وسعت نظری اور علمی فہم کا اندازہ آپ کی فقہی تالیفات سے لگایا جا سکتا ہے ذیل میں آپ کی چند فقہی تالیفات کا مختصر تعارف پیش کیا جائے گا۔

1. آثار الحرب في الفقه الاسلامي

زیر نظر کتاب دراصل وھبۃ الزحیلی کے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری کے حصول کے لئے لکھا جانے والا تحقیقی مقالہ ہے جسے بعد ازاں کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔ اس کتاب میں وھبۃ الزحیلی نے اسلام، عصری قوانین جنگ اور ان کے اثرات کا تقابلی مطالعہ پیش کیا ہے۔ اس کتاب میں فقہ اسلامی کے آٹھ مکاتب فکر اور بین الاقوامی قوانین جنگ کا تقابل پیش کیا گیا ہے۔

اس کتاب کی مباحث کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے:

باب التمھیدی: اس باب میں جنگ کی قانونی اور فقہ اسلامی میں رائج تعریفات کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ جنگ کی تاریخ اور اس کی انواع پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

باب اول: فقہاء کے ہاں رائج دار الحرب اور دارالاسلام کی اصطلاحات اور ان کے احکام پر مفصل مباحث نقل کی ہیں۔ اس باب کی دوسری فصل میں فقہ اسلامی اور قانون الدولی میں جنگ کے آغاز کے اصول و ضوابط کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ جنگ کے اثرات بھی تحریر کئے ہیں۔

باب دوم: اس باب میں جنگ کے اختتام کے مختلف طریقوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ مثلاً فتح، صلح اور تحکیم وغیرہ کی مباحث کو نقل کیا گیا ہے۔(41) دراصل یہ مقالہ جنگ و صلح سے متعلق قدیم و جدید تمام افکار کا گہرائی سے کئے گئے تقابلی مطالعے اور معروضی جائزہ پر مشتمل ہے۔

2. الفقه الاسلامى و ادلته

زیر نظر کتاب ڈاکٹر وحبۃ الزحیلی کی ضخیم تالیف ہے۔ اس کتاب میں فقہ اسلامی کے مسائل و دلائل اور اہم فقہی نظریات پر گفتگو کی گئی ہے نیز اس کتاب میں بیان کردہ وہ احادیث جن کو فقہائے امت استخراج احکام کے لئے دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں ان کی تحقیق و تخریج بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب ۱۱ ضخیم مجلدات پر مشتمل ہے اس کی آخری جلد میں کتاب کے موضوعات اور اہم فقہی مسائل کی الفبائی فہرست دی گئی ہے۔ اس کتاب کی چند امتیازی خصوصیات ذیل میں بیان کی جارہی ہیں۔

1. یہ کتاب نہ تو صرف فقہ السنہ پر مشتمل ہے اور نہ ہی اجتہادی آراء اور قیاس پر، بلکہ اس کتاب میں فقہ اسلامی کے عقلی اور نقلی مصادر و ماٰخذ پر اعتماد کیا گیا ہے۔ جو مذاہب اربعہ کی بنیاد ہیں۔
2. یہ کسی ایک فقہی مذہب کی محدود کتاب نہیں بلکہ اس میں چاروں فقہی مذاہب کا موازنہ ہے اور بعض جگہ دوسرے فقہی مذاہب کا بھی۔
3. اس کتاب میں علمی اور حقیقی مسائل پر ارتکاز کیا گیا ہے اور غیر حقیقی و فرضی مسائل سے تعارض نہیں کیا گیا۔ مثلاً غلامی کے مسائل کا تذکرہ نہیں کیا گیا۔ کیونکہ دنیا بھر سے غلامی کے خاتمے کے بعد ان مسائل کی ضرورت باقی نہیں رہی۔(42)
4. وہبہ الزحیلی نے اس کتاب میں اپنی رائے کے مطابق بھی فقہی اقوال میں ترجیح بیان کی ہے بالخصوص ضعیف حدیث کے مقابلے میں جب کسی مذہب کی رائے کسی مصلحت کے حصول یا نقصان کے دیے (دفع ضرر) کا باعث ہو تو اسے ترجیح دی ہے۔ جہاں کہیں آپ نے ترجیحی رائے بیان نہیں کی وہاں اکثریت اور جمہور کی رائے کو اختیار کیا ہے۔
5. اس کتاب میں بعض جدید مسائل پر بھی بحث کی ہے تاکہ فقہی اصول و قواعد اور فقہاء کے ضابطوں کی روشنی میں ان کا حل جان سکیں۔
6. اس کتاب میں آسان اسلوب، سادہ انداز بیان، مثالوں کے ذریعے وضاحت، عصر حاضر کے لئے قابل فہم ترتیب، ہر مذہب کی راجح رائے کی تحقیق اور قواعد کلیہ کے بیان کا اہتمام کیا گیا ہے تاکہ مسائل فقہ الجھ نہ جائیں۔
7. مجمع الفقہ الاسلامی کے پہلے اجلاس کو چھوڑ کر اگلے آٹھ اجلاسوں کی قرار دادیں شامل کی گئی ہیں۔(43)

3. العلاقات الدولية فى الاسلام مقارنة بالقانون الدولي الحديث

زیر نظر کتاب نہ صرف جدید بین الاقوامی قانون کی طرز پر اسلام کے بین الاقوامی تعلقات کے بلکہ اس میں نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک سے لے کر خلافت عثمانیہ کے اختتام تک اسلامی ریاستوں کے دیگر اقوام کے ساتھ رواداری، خودداری، خود اعتمادی اور وفاداری سے آراستہ تعلقات دستاویزی ثبوتوں کے ساتھ درج ہیں۔ اسلام کے نظام بین الاقوامی تعلقات کے جدید بین الاقوامی قانون کے ساتھ تقابل کے دوران کہیں کہیں انسانی حوالے سے بین الاقوامی تعلقات کی تصحیح کی تجاویز بھی دی گئی ہیں۔

زیر نظر کتاب کو دو ابواب اور ایک تمہید پر تقسیم کیا گیا ہے۔ تمہید میں اسلام سے قبل اور اسلامی دور کے سیاسی معاشرے کی اور پھر نظریہ ریاست کے ظہور پذیر ہونے کے بعد جدید بین الاقوامی معاشرے کی تصویر پیش کی گئی ہے۔

پہلا باب زمانہ جنگ میں بین الاقی تعلقات کے نظام پر مشتمل ہے اس باب میں پانچ موضوعات کو زیر بحث لایا گیا

(1) اسلام کی رو سے جنگ کے محرکات (2) کن حالات میں جہاد کا حکم جاری ہوتا ہے

(3) جنگ کا آغاز (4) جنگ کے ضابطے اور اُصول

(5) جنگ کا خاتمہ

دوسرا باب زمانہ امن میں بین الاقوامی تعلقات کے تذکرے پر مشتمل ہے اور اس میں چار مباحث ہیں۔

(1) اسلام میں خارجی تعلقات جنگ پر نہیں بلکہ امن کی بنیاد پر قائم ہیں۔

(2) دنیا کی دو یا تین قسم کی ریاستوں میں تقسیم۔

(3) اسلام میں خود مختاری کا تصور۔

(4) اسلام میں معاہدات کی حیثیت۔(44)

4. اصول الفقه الاسلامی

یہ اصول فقہ پر جدید نوعیت کی ایک مفصل کتاب ہے یہ کتاب دو جلدوں پر مشتمل ہے جن کے صفحات کی مجموعی تعداد 1230 ہے۔ اس کتاب کی تحریر کا بنیادی مقصد جامعات میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کے قدیم اصول فقہ کی کتاب میں پائی جانے والی اصولی مباحث کو آسان اور جدید، عام فہم اسلوب میں پیش کرنا ہے۔

یہ کتاب، مقدمہ، تمہید اور آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں اصول فقہ کی اہمیت اور اسکی امتیازی حیثیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ مصنف ہر باب کا آغاز تمہید سے کرتے ہیں جس میں اس باب کی فصول اور مباحث کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ آپ کوئی بھی تعریف یا وضاحت بیان کرنے کے بعد حاشیے میں اس کے متعدد مراجع خصوصیت کے ساتھ ذکر کرتے ہیں۔

ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی اس کتاب کا منہج بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> میں جامعہ کے تدریسی امور کا لحاظ کرتے ہوئے امام شاطبی کے نقش قدم پر بعینہ نہیں چلا بلکہ میں نے علم اصول فقہ کے پڑھانے میں امام شاطبی کے مذکورہ سابقہ طریقے اور تقلیدی طریقے کے درمیان جمع کا راستہ اختیار کیا ہے جو کہ استنباطی قواعد کا ذکر اس طرح سے کرتا ہے کہ علماء اصول کی آراء کا مناقشہ کر کے اس سے نتائج اخذ کرتا ہے"۔(45)

مقدمہ کے آخر میں لکھتے ہیں:

وطريقتي في سرد الموضوعات تمشى مع الاعتبارات المنطقية التيتقضى بتقديم الاهم فالمهم .... بعبارات واضحة(46)

موضوعات کی ترتیب میں میں نے منطقی طریقہ اختیار کیا ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ اہم مسائل کو پہلے ذکر کیا جائے اور مقدمات کا ذکر کرنے کے بعد نتائج نکالے جائیں اور مختلف بحوث کی دشواریوں کے درمیان باہمی ربط بیان کیا جائے اور ہر مسئلے میں اس کے دلائل کا ذکر کر کے ان کے مابین مناقشہ اور ترجیح کا ذکر کرتے ہوئے مختلف مذاہب بیان کئے جائیں اور اس کے عملی پہلوؤں پر روشنی ڈالی جائے۔ اور اس کو ہر ممکن تفصیل اور واضح عبارات سے آسان انداز میں پیش کیا جائے۔

زیر نظر کتاب میں احادیث نبویہ کی تحقیق و تخریج کی گئی ہے اور صحت و ضعف کے اعتبار سے اس کے درجہ کی وضاحت کی ہے۔ اس کتاب میں کسی معین مذہب کا التزام نہیں کیا گیا۔ اس کتاب میں علماء کے مذاہب کی تفصیل اور ساتھ ساتھ اختلاف کی نشاندہی بھی کی گئی ہے۔ بسا اوقات بعض آراء میں ترجیح بھی بیان کی گئی ہے۔(47)

مؤلف نے اس کتاب کو تالیف کرتے ہوئے قدیم اور جدید دونوں اسلوب کو پیش نظر رکھا ہے۔ آپ کی اس مایہ ناز کتاب کو کئی عرب جامعات میں نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ اور جامعہ الامام ریاض میں یہ کتاب باقاعدہ دراسات علیا کے نصاب کا حصہ ہے۔(48)

5. الفقه المالكي الميسر

زیر نظر کتاب میں مؤلف نے فقہ مالکی کو جدید اور آسان فہم اسلوب میں بیان کیا ہے۔ آپ نے قرآن اور سنت صحیحہ سے احکام شرعیہ کو اخذ کیا ہے۔ فقہ مالکی کے دلائل نقل کئے ہیں اس کتاب کی بنیاد فقہی مذہب کی اپنی قابل اعتماد کتب پر رکھی گئی ہے۔ اس میں فقہ مالکی کے دیگر مذاہب کے ساتھ اختلاف کو بھی بیان کیا گیا ہے۔

یہ کتاب چار اجزاء پر مشتمل ہے جزء اول عبادات سے متعلق ہے، جزء دوم میں مالی معاملات سے متعلق احکامات بیان کئے گئے ہیں، جزء سوم میں احکام شخصیہ کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ جزء چہارم میں جرم و سزا، قضاء اور جہاد کے مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔(49)

6. الفقه الحنبلي الميسر با دلته وتطبيقاته المعاصرة

اس کتاب میں فقہ حنبلی کو جدید اور آسان فہم اسلوب میں پیش کیا ہے۔ ہر باب کے آخر میں مؤلف نے التطبیق المعاصر کے عنوان کی ذیل میں چند معاصر مسائل کی تطبیق بھی کی ہے۔ اس کتاب کے مقدمہ میں فقہ حنبلی کے اجتہاد، افتاء اور ترجیح کے اصول بھی بیان کر دیئے گئے ہیں۔ تا کہ قاری کے لئے آسانی پیدا ہو۔ یہ کتاب تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ فقہ مبلی کے احکام و مسائل کو چھ ابواب کی ذیل میں بیان کیا گیا ہے۔ پہلا باب عبادات سے متعلق ہے دوسرا معاملات، تیسرا احوال شخصیہ، چوتھا باب تبرعات اور وراثت، پانچواں باب جنایات و حدود سے متعلق ہے۔ آخری باب میں جہاد اور قضاء سے متعلق مسائل پر بحث کی گئی ہے۔(50)

7. الفقه الاسلامي في اسلوبه الجديد

جیسا کہ کتاب کے نام سے ہی ظاہر ہو رہا ہے کہ اس کتاب میں فقہ اسلامی کو نئے اسلوب میں بیان کیا گیا ہے۔ درج ذیل موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ **الايمان والنذور والكفارات۔**

عقد البیع کی ذیل میں اس کے ارکان، شرائط، حکم اور بیع فاسد اور باطل کے احکام کو جدید اسلوب پر مدون کیا۔ خیارات اور بیع کی مختلف اقسام کو بھی نقل کیا ہے۔

اس کتاب کو تالیف کرنے کے اسباب سے متعلق مصنف فرماتے ہیں فقہ کا طالب علم دوران مطالعہ کچھ مشکلات کا سامنا کرتا ہے۔ پہلی مشکل یہ کہ فقہاء کی مجمل عبارات کو سمجھنا اور دوسری مشکل کتاب میں پھیلے ہوئے جزوی مسائل کو تلاش کرنا بہت معرکۃ الآراء مسئلہ ہے۔ میں نے ارادہ کیا کہ پہلی مشکل کے سدباب کے لئے میں احکام کو تفصیل کی طرف لاؤں اور اس طرح جزوی مسائل کو تلاش کرنا آسان کر دیا اور ہر مسئلے کے ساتھ اس کی دلیل بیان کر دی۔ مصنف نے تمام مسائل کے استنباط، استخراج، تسہیل اور تبسیط میں حنفی مذہب پر اعتماد کیا ہے۔(51)

8. الوجیز فی اصول الفقه

ڈاکٹر وھبۃ الزحیلی نے جامعہ کے طلباء کے لئے اصول فقہ کے موضوع پر یہ کتاب تالیف فرمائی۔ اس کتاب میں آپ نے طلباء کے فہم و ادراک کو مد نظر رکھتے ہوئے اصول فقہ کی مباحث کو آسان فہم اور تعلیمی اسلوب میں بیان کیا ہے۔ کتاب ھذا میں آپ نے معتدل منہج اپنایا ہے۔ نہ تو طویل عبارات اور مباحث نقل کئے ہیں اور نہ ہی اتنا اختصار اور مجمل بیان کہ جس سے سمجھنے میں دقت پیش آئے۔ یہ کتاب 1991ء میں پہلی بار شائع ہوئی۔(52)

آپ کی وہ کتب جو زیر طبع سے آراستہ ہوئیں ایک اندازے کے مطابق ان کی تعداد (160) ایک سو ساٹھ ہے۔ جن میں لگ بھگ باون (52) اصول فقہ اور فقہ کے موضوعات پر لکھی گئی ہیں۔ سولہ (16) کتب تفسیر اور علوم القرآن پر، عقائد پر تین (3) مختلف دراسات اسلامیہ پر تقریباً بائیس (22) کتب تالیف فرمائیں۔ ان میں سے اکثر کتب جامعہ دمشق سے شائع ہوئی ہیں۔

آپ کی بہت سی کتب اور مقالات کے تراجم مختلف زبانوں میں ہو رہے ہیں۔ " الفقہ الاسلامی و ادلتہ "کا مکمل اردو ترجمہ مفتی ارشاد احمد اعجاز، مفتی ابرار حسین، مولانا عامر شہزاد علوی، مفتی کریم اللہ، مولانا امجد اقبال، محمد یوسف تنولی نے کیا اور اس ترجمہ کو خلیل اشرف عثمانی صاحب نے دارالاشاعت کراچی کی طرف سے شائع کروایا۔ جبکہ اس کتاب کا دوسرا اور زبان میں عمدہ ترین ترجمہ ادارہ تحقیقات اسلامی سے شائع ہو چکا ہے۔

دیگر علمی سرگرمیاں

ڈاکٹر وھبہ الزحیلی ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ نے تدریس کے شعبہ میں خدمات سرانجام دینے کے ساتھ ساتھ دیگر علمی سرگرمیوں میں بھی خدمات سرانجام دیں۔ مختلف اسلامی ممالک میں قائم مختلف فقہی مجالس کے رکن بھی رہے۔ آپ نے درج ذیل مجالس اور شعبہ جات میں خدمات سرانجام دیں۔

- آپ بحرین میں **الرقابة الشرعية للمؤسسات العربية المصرفية الاسلاميه اور الدرسات الشرعيه للمؤسسات والمصرفات الاسلامية** کے صدر رہے۔
- بحرین کی "**المجلس الشرعي للمصارف الاسلامی**" کے رکن بھی رہے۔
- "**الجمع الملكي لبحوث الحضارة السلامية، مؤسسة آل البيت اردن**" کے رکن بھی رہے۔
- آپ نے 1988ء میں جامعہ کویت سے مجلہ "**الشريعة الدراسات الاسلامية**" جاری کیا۔
- آپ مجلۃ "نہج الاسلام" دمشق کی مجلس ادارات کے رکن رہے۔
- آپ "**لجنة البحوث والشؤون الاسلاميه**" اور وزارت اوقاف شام کی مجلس ادارت کے رکن بھی رہے۔
- شام کی مجلس الافتاء الاعلی کے رکن رہے۔
- آپ بحرین اور لندن کے "**البنك الاسلامي الدولی**" کے صدر بھی رہے۔
- آپ نے اسلامی مالیاتی اداروں اور بین الاقوامی اسلامی بینک کے قانونی مشیر کی حیثیت سے بھی خدمات سرانجام دیں۔(53)

خلاصہ کلام

ڈاکٹر وہبہ الزحیلی رحمہ اللہ عصر حاضر کے ان چند جلیل القدر علماء میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے علوم اسلامیہ کی مختلف شاخوں میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ ان کی شخصیت علم، عمل، اخلاص اور اعتدال کی مظہر تھی۔ اخلاق و عادات میں نرم خو، باوقار، محنتی اور امت کے درد سے آشنا عالم دین تھے۔ تدریسی میدان میں انہوں نے کئی دہائیوں تک ہزاروں طلباء کو زیورِ علم سے آراستہ کیا، جبکہ نصاب سازی میں ان کی کاوشیں عالم اسلام کی متعدد جامعات کے لیے رہنمائی کا ذریعہ بنیں۔

تصنیف و تالیف کے میدان میں ان کی خدمات بے مثال ہیں۔ انہوں نے پچاس سے زائد کتب تصنیف کیں جو آج بھی علمی حلقوں میں مرجع کی حیثیت رکھتی ہیں، خاص طور پر فقہ، اصول فقہ اور تفسیر کے موضوعات پر۔ ان کی مشہور کتاب "الفقہ الاسلامی و ادلتہ "ایک جامع انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے، جس نے اسلامی فقہ کو آسان اور سادہ انداز میں جدید تقاضوں کے مطابق پیش کیا۔

تحقیقات میں ان کا انداز علمی، مدلل اور غیر متعصب ہوتا تھا۔ وہ مختلف مکاتبِ فکر کے درمیان اعتدال و توازن کے قائل تھے اور علمی اختلاف کو وسعتِ قلب کے ساتھ قبول کرتے تھے۔ تفسیری میدان میں ان کی تفسیر "التفسیر المنیر "معاصر اسلوب میں قرآن فہمی کے نئے در وا کرتی ہے۔

مختصراً، ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کی علمی خدمات اسلامی دنیا کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ ان کی تصانیف، تدریسی خدمات اور اخلاقی اسلوب آج بھی علماء، محققین، طلبہ اور عام مسلمانوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ ان کا علمی ورثہ نسلوں تک رہنمائی کا ذریعہ بنتا رہے گا، ان شاء اللہ

حوالہ جات

1. **بدیع السید اللحام**، وہبہ الزحیلی: العالم الفقیہ المفسر (دمشق: دار القلم، 2001ء)، 12
2. **عبدالسلام، پروفیسر فہد**، شیخ وھبہ الزحیلی: شخصیت و آثار (اسلام آباد: ادارہ تحقیق اسلامی، 2012ء)36
3. **شیخ عبدالقادر القصاب** (م ۱۹۴۱) جامعۃ الازھر سے دیر عطیہ تشریف لائے۔ آپ نے اس قصبے میں جامعہ الازھر کی طرز پر ایک مدرسہ قائم کیا۔
4. **خان، محمد امین**، شیخ وھبہ الزحیلی کی علمی خدمات (لاہور: مکتبہ حق، 2016ء)251
5. ایضاً
6. دیر عطیہ شام کا ایک شہر ھے جو قلمون اور مشرقی لبنان کے پھاڑی سلسلے کے درمیان واقع ھے یہ شہر دمشق سے 88 کلو میٹر دور حمص شہر کی طرف جانے والے راستے پر واقع ہے۔
7. **صدیقی، خالد محمود**، فقہ و تفسیر کے معاصر رجحانات (. کراچی: جامعہ دار العلوم کراچی، 2013ء)52
8. **جمال الدین عطیہ**، فقہ اسلامی کی تجدید، (مترجم الیاس نعمانی)، (ایفاء پبلیکیشنز، انڈیا، س ن)11
9. **العریفی، محمد بن عبد الرحمن**، علماء معاصرون (بیروت: دار ابن حزم، 2005)، 114:1
10. **العلامہ الدکتور وھبہ الزحیلی**: میرتہ العلمیہ وآثارہ الفکریہ "، مجلہ الشریعہ والدراسات الإسلامیہ، جامعہ کویت، شمارہ 103 (2015):45–70
11. **الزحیلی، وہبہ بن مصطفیٰ**، التفسیر المنیر، (دار الفکر، س ن، دمشق)10:1
12. **فہد حسین**، اردو ترجمہ، الزحیلی، وہبہ، فقہ اسلامی و اس کے دلائل (لاہور: الموشن پبلیکیشنز، 2020، ء)، 165
13. **الزحیلی، وہبہ بن مصطفیٰ**، التفسیر الوجیز، (دار الفکر، س ن، دمشق)610
14. **(محمد اکرم خان مترجم)** الزحیلی، وہبہ بن مصطفیٰ۔ فقہ اسلامی اور اس کے دلائل (لاہور: دار السلام، 2004ء)66
15. **مولانا حکیم اللہ**، مترجم: بین الاقوامی تعلقات، (شریعہ اکیڈمی، اسلام آباد، 2010ء)، 11
16. **ذوالقرنین حیدر سبحانی**، وہبہ الزحیلی اور فقہ اسلامی کی تجدید، جرنل حیات نو، نومبر 2014ء
17. **پروفیسر حمید اللہ**، مترجم۔ الاسلام و قواعد العلاقات الدولیۃ فی السلم والحرب (لاہور: ادارہ معارف اسلامی، 2001ء)55
18. **فہد حسین (مترجم)**۔ فقہ اسلامی و اس کے دلائل از وہبہ الزحیلی (لاہور: المومن پبلیکیشنز، 2020ء)165
19. **مولانا حکیم اللہ (مترجم)**۔ بین الاقوامی تعلقات (اسلام آباد: شریعہ اکیڈمی، 2010ء)11
20. **ڈاکٹر سید محمد اسماعیل**، اصول الفقہ الاسلامی، (ڈاکٹر وھبہ الزحیلی) کا منہج و اسلوب، مجلہ علمیات شمارہ جنوری 20216ء، 88
21. **رمضانی، محمد**، علم و دعوت: معاصر علما پر تنقیدی مطالعہ (فیصل آباد: ادارۃ الفرقان، 2018ء)98
22. **محمد طفیل ہاشمی**، فقہ اسلامی دلائل و مسائل (مترجم: الفقہ الاسلامی وادلہ)، 36:1
23. **عبدالکریم زیدان**، الوجیز فی اصول فقہ (اردو ترجمہ)، (مکتبہ رحمانیہ، س ن لاہور)466
24. **الزحیلی، وہبہ بن مصطفیٰ**، اثار الحرب فی الفقہ الاسلامی، (دار الفکر، س ن، دمشق)36

25. **ذوالقرنین حیدر سبحانی**، وہبہ الزحیلی اور فقہ اسلامی کی تجدید، (حیات نو، نومبر 2014ء)44
26. **پروفیسر حمید اللہ (مترجم)**۔ الاسلام و قواعد العلاقات الدولیۃ فی السلم والحرب (لاہور: ادارہ معارف اسلامی، 2001ء)55
27. **سید حمید فاروق بخاری**، وہبہ الزحیلی کے افکار کا تجزیاتی مطالعہ، (اسلامی اسکالر جرنل 5، شمارہ 20191ء):93–112
28. **الزحیلی، وہبہ بن مصطفیٰ**، الفقہ الاسلامی وادلہ، دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی 2009ء)، 1:36
29. **ڈاکٹر فرخ بخاری**، وہبہ الزحیلی کی معاصر فقہ میں خدمات (پی۔ایچ۔ڈی مقالہ) (لاہور: گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، 2020ء)251
30. **عبد الواحد**، وہبہ الزحیلی: ایک مفسر و مجتہد کی علمی خدمات، (اصول الدین 23، شمارہ 2(2015):109–124
31. **الزحیلی، وہبہ بن مصطفیٰ**، اثار الحرب فی الفقہ الاسلامی، (دار الفکر، س ن، دمشق)31
32. **نسیم اختر**، وہبہ الزحیلی اور بین الاقوامی تعلقات: ایک تحقیقی مطالعہ، (ٹرانسلوانین ریویو 25، شمارہ 22(2017):1–15
33. **عبد السلام، ڈاکٹر**، الدکتور الزحیلی فی ضوء افکارہ الاصولیۃ، (مجمع البحوث الاسلامیۃ، قاہرہ، 2016ء)63
34. **ڈاکٹر انور شاہ**، اجتہاد عند الزحیلی، جامعہ کراچی ریسرچ جرنل، شمارہ 7(2017):55–69
35. **وقاص احمد**، الزحیلی کے نظریات کا عصر حاضر میں اطلاق، علوم اسلامیہ ریویو، شمارہ 3(2022):44–60
36. **ڈاکٹر عبد اللہ خان**، فقہ الزحیلی میں جدید مسائل کا حل (کراچی: ادارہ علوم اسلامی، 2018ء،) 122
37. **مریم بشیر**، تجدد اور فقہ اسلامی: الزحیلی کا تنقیدی جائزہ، (اسلامی فکر جرنل 12، شمارہ 2(2020):33–54
38. **ڈاکٹر زین العابدین**، التفسیر الجامع عند الزحیلی (لاہور: نورانی ہاؤس، 2017ء) 210
39. **نذیر احمد (مترجم)**، المنہج الفقہی عند الزحیلی از وہبہ الزحیلی (اسلام آباد: ادارہ علوم بین الاقوامی، 2019ء) 74
40. **عثمان غنی**، فقہ الجنائی والشریعۃ: الزحیلی کے نظریات"۔ جرنل الشریعۃ 8، شمارہ 4(2021):95
41. ڈاکٹر صدیق احمد، فقہ الزحیلی والعلوم الحدیثیہ (کراچی: مکتبہ تحقیق، 2016ء)58
42. **سارہ خالد**، الزحیلی میں خواتین کے مسائل: ایک تنقیدی مطالعہ (خواتین اسلامیہ، شمارہ 3(2018):40
43. **ڈاکٹر فاروق عطا**، فقہ بین الملل عند الزحیلی (جدہ: ادارہ الفکر، 2015ء) 123
44. **امتیاز علی**، الزحیلی کے اجتہادی اُصول، (بلوچ انسائیکلوپیڈیا، سال دوم (2019)، 150
45. **ریحان محمود**، التجدید الفقہی عند الزحیلی (لاہور: جامعیہ ہاؤس، 2022ء) 200
46. **ڈاکٹر نبیلہ صدیقی**، الزحیلی اور مقاصد الشریعہ (اسلامیہ ریویو 27، شمارہ 1(2021):77
47. **اشرف حسین (مترجم)** الفکر الاسلامی والحداثہ از وہبہ الزحیلی (کراچی: مکتبہ معارف القرآن، 2014ء) 89
48. **ڈاکٹر خالد محمود**، الفقہ الاسلامی وادِلتُہ (اردو ترجمہ)، (لاہور: المومن پبلیکیشنز، 2021ء)7:47
49. **حامد اللہ** (مترجم)، الوحی والتشریع عند الزحیلی (اسلام آباد: دار الفجر، 2013ء) 112
50. **خالد جہانگیر**، الشریعہ والقانون: تنقید الزحیلی (کراچی: مطابِع بحریہ، 2016ء)135
51. **زہرہ سلمان**، الزحیلی کا نظریہ احیاء العلوم الاسلامیہ (اسلامی امن جرنل 11، شمارہ 3(2017ء):59
52. **انور قادر**، فقہ الزحیلی وحقوق الاِنسان (لاہور: ادارہ عالم القرآن، 2018ء)90
53. **فوزیہ اسلم**، الزحیلی في الاستنباط الفقهي (اردو ترجمہ)، لاہور: ادارہ تحقیق، 2019ء) 152

References in Roman

1. Badi'al-Sayyid al-Lahham. *Wahbah al-Zuhayli: al-'Alim al-Faqih al-Mufassir*. Dimashq: Dar al-Qalam, 2001,12.

2. ‘Abd al-Salam, Professor Fahd. *Shaykh Wahbah al-Zuhayli: Shakhsiyyat wa Asar*. Islamabad: Idarah Tahqiq Islami, 2012, 36.
3. Shaykh ‘Abd al-Qadir al-Qassab, Jamia al-Azhar se Dayr ‘Aṭiyyah tashrif laaye. Aap ne wahan madrasah qaim kiya.
4. Khan, Muhammad Amin. *Shaykh Wahbah al-Zuhayli ki ‘Ilmi Khidmat*. Lahore: Maktabah Haqq, 2016, 251.
5. Aydan (ibid).
6. Dayr ‘Aṭiyyah, Shaam ka aik shehar hai jo Qalamun aur Sharqi Lubnan ke pahari silsile ke darmiyan waq‘a hai.
7. Siddiqi, Khalid Mahmood. *Fiqh wa Tafsir ke Mu‘asir Rujhanat*. Karachi: Jamia Darul Uloom Karachi, 2013, 52.
8. Jamal al-Din ‘Atiyyah. *Tajdid Fiqh Islami*, trans. Ilyas Nu‘mani. Ifa Publications, India, n.d., 11.
9. Al-‘Arifi, Muhammad bin ‘Abd al-Rahman. *‘Ulama’ Mu‘asiron*. Beirut: Dar Ibn Hazm, 2005, 1, 114.
10. “Al-‘Allamah al-Duktur Wahbah al-Zuhayli: Masiratuhu al-‘Ilmiyyah wa Atharuhu al-Fikriyyah.” *Majallat al-Shari‘ah wa al-Dirasat al-Islamiyyah*, Jami‘ah Kuwait, no. 103 (2015): 45–70.
11. Zuhayli, Wahbah ibn Mustafa. *Al-Tafsir al-Munir*. Damascus: Dar al-Fikr, n.d., 1:10.
12. Fahad Husain, trans. *Fiqh Islami wa Us ke Dala’il* by Wahbah al-Zuhayli. Lahore: Al-Motion Publications, 2020, 165.
13. Zuhayli, Wahbah ibn Mustafa. *Al-Tafsir al-Wajiz*. Damascus: Dar al-Fikr, n.d., 610.
14. Muhammad Akram Khan, trans. *Fiqh Islami aur Us ke Dala’il* by Wahbah al-Zuhayli. Lahore: Darussalam, 2004, 66.
15. Hakimullah, Maulana, trans. *Bain al-Aqwami T‘aluqat*. Islamabad: Shari‘ah Academy, 2010, 11.
16. Zulqarnain Haidar Subhani. “Wahbah al-Zuhayli aur Fiqh Islami ki Tajdid.” *Hayat-e-Nau*, November 2014.
17. Professor Hamidullah, trans. *Al-Islam wa Qawa‘id al-‘Alaqat al-Duwaliyah fi al-Silm wa al-Harb*. Lahore: Idarah Ma‘arif-e-Islami, 2001, 55.
18. Fahad Husain, trans. *Fiqh Islami wa Us ke Dala’il* by Wahbah al-Zuhayli. Lahore: Al-Mu’min Publications, 2020, 165.
19. Hakimullah, Maulana, trans. *Bain al-Aqwami T‘aluqat*. Islamabad: Shari‘ah Academy, 2010, 11.
20. Dr. Syed Muhammad Ismail. “Usul al-Fiqh al-Islami: Dr. Wahbah al-Zuhayli ka Minhaj o Uslub.” *Majallah ‘Ilmiyat*, Jan. 2016, 88.
21. Ramdani, Muhammad. *‘Ilm wa Da‘wah: Mu‘asir ‘Ulama’ par Tanqidi Mutala‘ah*. Faisalabad: Idarah al-Furqan, 2018, 98.
22. Muhammad Tufail Hashmi. *Fiqh Islami Dala’il wa Masa’il*, trans. from *Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu*, 1:36.

23. ‘Abd al-Karim Zaydan. *Al-Wajiz fi Usul al-Fiqh*, trans. Urdu. Lahore: Maktabah Rahmaniyyah, n.d., 466.
24. Zuhayli, Wahbah ibn Mustafa. *Athar al-Harb fi al-Fiqh al-Islami*. Damascus: Dar al-Fikr, n.d.,36.
25. Zulqarnain Haidar Subhani. “Wahbah al-Zuhayli aur Fiqh Islami ki Tajdid.” *Hayat-e-Nau*, November 2014, 44.
26. Professor Hamidullah, trans. *Al-Islam wa Qawa‘id al-‘Alaqat al-Duwaliyah fi al-Silm wa al-Harb*. Lahore: Idarah Ma‘arif-e-Islami, 2001, 55.
27. Syed Hamid Farooq Bukhari. “Wahbah al-Zuhayli ke Afkar ka Tajziyati Mutala‘ah.” *Islami Scholar Journal* 5, no. 1 (2019): 93–112.
28. Zuhayli, Wahbah ibn Mustafa. *Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu*. Karachi: Dar al-Isha‘at, 2009,. 1: 36.
29. Dr. Farukh Bukhari. *Wahbah al-Zuhayli ki Mu‘asir Fiqh mein Khidmat* (PhD diss.). Lahore: Government College University, 2020, 251.
30. ‘Abd al-Wahid. “Wahbah al-Zuhayli: Aik Mufassir wa Mujtahid ki ‘Ilmi Khidmat.” *Usul al-Din*,. 23:2 (2015): 109–124.
31. Zuhayli, Wahbah ibn Mustafa. *Athar al-Harb fi al-Fiqh al-Islami*. Damascus: Dar al-Fikr, n.d.31.
32. Naseem Akhtar. “Wahbah al-Zuhayli aur Bain al-Aqwami T‘aluqat: Aik Tahqiqi Mutala‘ah.” *Transylvanian Review*, vol. 25, no. 22 (2017): 1–15.
33. Dr. ‘Abd al-Salam. “Al-Duktur al-Zuhayli fi Zaw’ Afkarihi al-Usuliyyah.” *Majma‘ al-Buhuth al-Islamiyyah*, Cairo, 2016,63.
34. Dr. Anwar Shah. “Ijtihad ‘Ind al-Zuhayli.” *Jamia Karachi Research Journal*, no. 7 (2017): 55–69.
35. Waqas Ahmad. “Zuhayli ke Nazariyat ka ‘Asr-e-Hazir mein Iṭlaq.” *Ulum-e-Islamiya Review*, no. 3 (2022): 44–60.
36. Dr. Abdullah Khan. *Fiqh al-Zuhayli mein Jadid Masail ka Hal*. Karachi: Idarah ‘Ulum Islami, 2018, 122.
37. Maryam Bashir. “Tajaddud aur Fiqh Islami: Zuhayli ka Tanqidi Jaiza.” *Islami Fikr Journal*,. 12: 2 (2020): 33–54.
38. Dr. Zain al-‘Abidin. *Al-Tafsir al-Jami‘ ‘Ind al-Zuhayli*. Lahore: Noorani House, 2017, 210.
39. Nazir Ahmad, trans. *Al-Manhaj al-Fiqhi ‘Ind al-Zuhayli* by Wahbah al-Zuhayli. Islamabad: Idarah ‘Ulum Bain al-Aqwami, 2019, 74.
40. Usman Ghani. “Fiqh al-Jina’i wa al-Shari‘ah: Zuhayli ke Nazariyat.” *Journal al-Shari‘ah*, vol. 8, no. 4 (2021): 95.
41. Dr. Siddiq Ahmad. *Fiqh al-Zuhayli wa al-‘Ulum al-Hadithiyyah*. Karachi: Maktabah Tahqiq, 2016, 58.
42. Sarah Khalid. “Zuhayli mein Khawateen ke Masail: Aik Tanqidi Mutala‘ah.” *Khawateen-e-Islamiyya*, no. 3 (2018): 40.
43. Dr. Farooq ‘Aṭa. *Fiqh Bain al-Milal ‘Ind al-Zuhayli*. Jeddah: Idarat al-Fikr, 2015,123.

44. Imtiaz Ali. "Zuhayli ke Ijtihadi Usul." *Baloch Encyclopedia*, vol. 2 (2019): 150.
45. Rehan Mahmood. *Al-Tajdid al-Fiqhi 'Ind al-Zuhayli*. Lahore: Jami'ah House, 2022, 200.
46. Dr. Nabila Siddiqi. "Zuhayli aur Maqasid al-Shari'ah." *Islamiyya Review*, vol. 27, no. 1 (2021): 77.
47. Ashraf Husain, trans. *Al-Fikr al-Islami wa al-Hadathah* by Wahbah al-Zuhayli. Karachi: Maktabah Ma'arif al-Qur'an, 2014, 89.
48. Dr. Khalid Mahmood. *Al-Fiqh al-Islami wa Adillatuhu* (Urdu trans.). Lahore: Al-Mu'min Publications, 2021,7: 47.
49. Hamidullah, trans. *Al-Wahy wa al-Tashri' 'Ind al-Zuhayli*. Islamabad: Dar al-Fajr, 2013,112.
50. Khalid Jahangir. *Al-Shari'ah wa al-Qanun: Tanqid Zuhayli*. Karachi: Matabi' Bahriyah, 2016, 135.
51. Zahrah Salman. "Zuhayli ka Nazariyah Ihya' al-'Ulum al-Islamiyyah." *Islami Aman Journal*, vol. 11, no. 3 (2017): 59.
52. Anwar Qadir. *Fiqh al-Zuhayli wa Huquq al-Insan*. Lahore: Idarah 'Alam al-Qur'an, 2018,90.
53. Fauzia Aslam. *Zuhayli fi al-Istinbat al-Fiqhi* (Urdu trans.). Lahore: Idarah Tahqiq, 2019,152.